عورت کا گھر میں لیگنگ اور جیگنگ پہننا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورتیں گھر میں لیگنگ اور جیگنگ پہن سکتی ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا ایسا چست لباس پہن کر غیر محرم کے سامنے آنا کہ جس سے اس کے اعضا کی پوری ہیئت واضح ہو، ناجائزو حرام، گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ یہ لباس پردہ نہیں بلکہ اس میں ایک طرح کی بے پردگی ہے اور ایک تشریح کے مطابق ایسا لباس پہننے والی عورتوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھیں گی، البتہ! بیوی اپنے شوہر کے سامنے جیسا لباس چاہے، پہن سکتی ہے جبکہ شوہر راضی ہو اور وہ لباس کفار یا فساق کا مخصوص لباس نہ ہو، اور نہ مردانہ لباس ہو۔ لیکن شوہر کے علاوہ محارم جیسے بھائی والد وغیرہ کے سامنے اتنا چست اور تنگ لباس پہننا کہ جس سے پیٹ کی ابتدا و پشت سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے کسی حصے میں سے کسی حصے کی پوری ہیئت یعنی ابھار واضح طور پر معلوم ہو، شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ ایک عورت کا دوسری عورت سے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے سارے حصے کا پردہ ہوتا ہے، لہذا اتنے حصے میں سے کسی بھی حصے کو بلا وجہ شرعی دوسری عورت پر بے پردہ ظاہر کرنا یا اتنا چست لباس پہن کر دوسری عورت کے سامنے آنا کہ اتنے حصے میں سے کسی حصے کی پوری ہیئت دوسری عورت پر واضح ہوتی ہو، یہ بھی جائز نہیں ہے۔

نوٹ: اگر ایسے چست لباس کے اوپر دوسرا نارمل لباس وغیرہ پہنا ہو کہ اب دوسروں کے سامنے اس عضو کی ہیئت واضح نہیں ہوتی، جسے دوسرے سے چھپانا ضروری ہے تو اس میں حرج نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صنفان من اھل النار لم ارھما۔۔۔نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات، رءوسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا“ یعنی: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔

(میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ ایک جماعت) ایسی عورتوں کی ہوگی جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی، بے حیائی کی طرف دوسروں کو مائل کرنے اور خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے بختی اونٹوں کی ڈھلکی ہوئی کوہانیں ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔ (صحیح المسلم، جلد3، صفحہ2192، حدیث:2128، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "أما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة إلا أنه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغي أن لا يمنع جواز الصلاة لحصول الستر اهـ. قال ط: وانظر هل يحرم النظر إلى ذلك المتشكل مطلقا أو حيث وجدت الشهوة؟ م اهـ. قلت: سنتكلم على ذلك في كتاب الحظر، والذي يظهر من كلامهم هناك هو الأول" ترجمہ: بہرحال موٹا کپڑا جس سے جلد کا رنگ نہ دیکھا جائے لیکن وہ عضو کے ساتھ ایسا ملا ہو کہ اس عضو کی شکل اختیار کرلے اور عضو کی شکل دیکھی جا سکے تو مناسب یہ ہے کہ یہ جوازِ نماز سے مانع نہ ہو کیونکہ اس سے بھی ستر تو حاصل ہے۔ طحطاوی نے کہا: کیا اس متشکل عضو کی طرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہے یا شہوت پائے جانے کے وقت حرام ہے۔؟ میں کہتا ہوں: کہ اس پر کلام حظر اباحت کے بیان میں کریں گے اور جوان کے کلام سے ظاہر ہے وہ پہلا (یعنی مطلقاً حرام ہونا) ہے۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ103، مطبوعہ: کوئٹہ)

ردالمحتار میں کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے "أقول: مفاده أن رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه۔۔ وعلى هذا لا يحل النظر إلى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها" ترجمہ: میں کہتا ہوں: اس کا مفاد یہ ہے کہ کپڑا جب اتنا چست ہو کہ جسم کی ہیئت واضح ہوتی ہو تو اس کو دیکھنا ممنوع ہے اگرچہ وہ اتنا موٹا ہو کہ نیچے سے جلد نظر نہ آتی ہو اور اس بناء پر کسی کے ستر عورت کو ایسے کپڑے کے اوپر سے دیکھنا حلال نہیں ہے، جو ستر عورت کے ساتھ اس طرح چمٹا ہوا ہو کہ اس کی ہیئت واضح ہوتی ہو۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے "اس کی منکوحہ باریک کپڑے پہنے جن سے بدن یا بال چمکتے ہوں، یا بالوں یا گلے یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا کپڑے اتنے چست ہوں کہ بدن کی ہیأت بتاتے ہوں اور وہ یوں علانیہ مجمع مرداں میں آتی ہے اور شوہر جائز رکھے تو دیّوث فاسق معلن ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ588، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیات معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رد المحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجۂ اَولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔ "(بہار شریعت، ج 01، حصہ 03، ص 480، مکتبۃ المدینہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "یونہی تنگ پائچے بھی نہ چوڑی دار ہوں نہ ٹخنوں سے نیچے، نہ خوب چست بدن سے سلے کہ یہ سب وضع فساق ہے اور ساتر عورت کا ایسا چست ہونا کہ عضو کا پورا انداز بتائے یہ بھی ایک طرح کی بے ستری ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی کہ نساء کاسیات عاریات ہوں گی کپڑے پہنے ننگیاں، اس کی وجوہ تفسیر سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کپڑے ایسے تنگ چست ہوں گے کہ بدن کی گولائی فربہی انداز اوپر سے بتائیں گے جیسے بعض لکھنؤ والیوں کی تنگ شلواریں چست کرتیاں۔ ردالمحتار میں ہے: "فی الذخیرۃ وغیرھا ان کان علی المراۃ ثیاب فلا باس ان یتامل جسدھا اذا لم تکن ثیابھا ملتزقۃ بھا بحیث تصف ماتحتھا وفی التبیین قالوا ولا باس بالتأمل فی جسدھا وعلیھا ثیاب مالم یکن ثوب یبین حجمھا فلا ینظر الیہ حنیئذ لقولہ علیہ الصلٰوۃ والسلام من تامل خلف امرأۃ ورأی ثیابھا حتی تبین لہ حجم عظامھا لم یرح رائحۃ الجنۃ ولانہ متی کان یصف یکون ناظرا الی اعضائھا اھ ملخصا۔ "ذخیرہ وغیرہ میں ہے کہ اگر عورت نے لباس پہن رکھا ہو تو اس کے جسم کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ لباس اس قدر تنگ اور چست نہ ہو کہ سب کچھ عیاں ہونے لگے۔ اور تبیین میں ہے کہ ائمہ کرام نے فرمایا: جب عورت لباس پہنے ہو تو اس کی طرف دیکھنے میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ لباس ایسا تنگ اور چست نہ ہو جو اس کے حجم کو ظاہر کرنے لگے، اگر ایسی صورت حال ہو تو پھر اس طرف نظر نہیں کی جائے گی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ: جس کسی نے عورت کو پیچھے سے دیکھا اور اس کے لباس پر نظر پڑی یہاں تک کہ اس کے لیے اس کی ہڈیوں کا حجم واضح ہوا، تو ایسا شخص جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ اور یہ وجہ بھی ہے کہ لباس سے جسم کی ہیئت نظر آتی ہو تو اس لباس کو دیکھنے والا عورت کے اعضا دیکھنے والا قرار پائے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 162، 163، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے "عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 443، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "محارم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 444، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4338

تاریخ اجراء: 23 ربیع الآخر 1447ھ/17 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net